اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۳۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیا تم چاہتے ہو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں؟

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو۔ اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے۔ اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے جب وہ آسمان پر سے اُترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خداشناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے۔ اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے۔ یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔ وہ اُترتا ہے۔ اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلّی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے۔ اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہونچنے کے لئے بجز خدا تعالےٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں"۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۶ و صفحہ ۹۷)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہلبیت اور خدام آج سندھ کے سفر سے واپس لاہور پہونچے۔ جہاں سے ساڑھے سات بجے شام بذریعہ کار قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ۹ بجے تشریف لائے۔ الحمد للہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد سلمہ اللہ بوجہ بیماری معہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور ٹھہر گئے۔ ملک صلاح الدین صاحب پرائیویٹ سکرٹری۔ اور خان میر صاحب قادیان پہنچ گئے ہیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی طبیعت علیل ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس میں نسبتاً افاقہ ہے۔ کلی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال دہلی سے واپس آگئے ہیں۔

بعد نماز عشاء مہمان خانہ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا۔ جس میں "ہندوستان کو جنگ میں برطانیہ کا ساتھ کیوں دینا چاہیئے" کے موضوع پر طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول نے تقریریں کیں۔

بعد نماز مغرب فضل الرحمن ابن امام بخش صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔

باوجود ہر چھ ماہ کے بعد دوسری قوم کو اپنے ساتھ زبردستی ملحق کرنے یا کسی ملک کو تقسیم کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ جیسے دوسروں کی طرح آزادی اور خودمختاری کی زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہو اس صورت میں کسی قوم کو جارحانہ اقدامات کے خلاف اپنی حفاظت کا یقین نہیں ہو سکتا۔ یہ شخص دیکھتا اور جانتا ہے کہ جب اقوام کو غلام بنایا جا رہا ہو۔ اسلحہ جنگ میں تخفیف نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس ہر ایسے واقعہ کے بعد دیگر اقوام اور زیادہ مسلح ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی زندگی کا ... سے زیادہ اسلحہ بنانے میں ہو جاتا ہے۔ اگر صحیح اور حقیقی صلح درکار ہے۔ تو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جب ممالک کو ختم کر کے فاتح فائدہ اٹھایا کرتے تھے۔ اس لئے میں اہل فرانس کی طرف سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہم اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک امن اور صلح کی حقیقی ضمانت حاصل نہیں ہو جاتی۔

صنعتی تعلیم کے لئے طلباء کو وظیفے دیئے جائینگے

مختلف صنعتوں کے متعلق کارخانوں میں ٹریننگ حاصل کرنے کی غرض سے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت پنجاب کے محکمہ صنعت و حرفت کی طرف سے موزون طلباء کو بیس بیس روپیہ کے چار وظیفے دیئے جائیں گے۔

ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہوں نے ایسے مضامین میں جن کے متعلق وہ کارخانوں میں ٹریننگ حاصل کرنا چاہتے ہوں کسی منظور شدہ صنعتی یا ٹیکنیکل ادارہ میں تعلیم حاصل کی ہو۔ وظیفوں کی میعاد ایک سال ہوگی اور اگر کسی صنعت میں جسے امیدوار نے منتخب کیا ہو۔ تعلیم کی مدت ایک سال سے زیادہ ہو تو اسے ایک سال کے بعد کوئی وظیفہ نہیں ملے گا۔

ان امیدواروں کی درخواستوں پر وظیفے دیئے جانے کے متعلق غور کیا جائیگا۔ جنہوں نے یا تو کسی کارخانہ یا فیکٹری میں تعلیم کے لئے اپنے انتظامات خود کر لئے ہیں یا وہ قطعی طور پر ایسے انتظامات کر سکتے ہیں۔ ایسے امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک اپنی درخواستیں صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی خدمت میں بھیج دیں۔ ان درخواستوں میں انہیں اپنی تعلیمی اور ٹیکنیکل قابلیت۔ رہائش۔ مذہب اور ذات۔ اس صنعت کا نام جس کے لئے انہیں وظیفے کی ضرورت ہے۔ اس کارخانہ یا فیکٹری کا نام جس میں ٹریننگ کے لئے انہوں نے انتظامات کر لئے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ ان سب امور کے متعلق تفاصیل درج کرنی چاہئیں۔ اور یہ بھی بیان کرنا چاہیئے کہ وہ زراعت پیشہ ہیں۔ یا غیر زراعت پیشہ۔ ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی جو مندرجہ ذیل صنعتوں میں سے کسی ایک صنعت کے متعلق ٹریننگ حاصل کرنا چاہیں۔

ہوزیری۔ رنگائی اور کیمیائی طریقہ سے پارچات وغیرہ کو سفید کرنا۔ کیلیکو پرنٹنگ۔ تانا رنگنے کا کام۔ سوت۔ اون اور ریشم کی کتائی اور بنائی۔ چمڑہ رنگنے کا کام۔ چمڑہ تیار کرنا۔ سپورٹس کا سامان تیار کرنا۔ شیشے کے سامان کی صنعت۔ قفل سازی۔ چاقو۔ چھری۔ کانٹے وغیرہ اور آلات جراحی کے سامان تیار کرنے کی صنعت۔ اور خام دھاتوں کو صاف کرنے کا کام۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت بیت المال کے اعلانات

(۱) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال قادیان سندھ گئے ہوئے تھے۔ ان کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ۱۱ اکتوبر کو سندھ سے روانہ ہو جائیں گے۔ لہذا ان کی ڈاک قادیان کے پتہ پر بھجوائی جائے۔ (۲) جماعت احمدیہ بمبئی کے لئے P. Kunjakoya Malabari. کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

(۳) مولوی عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اخبار اصلاح کو جماعت احمدیہ سری نگر کشمیر کے حساب کی پڑتال کے لئے آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ (قائم مقام ناظر بیت المال)

احمدی تبلیغ کا طریقہ

روزانہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قول سدید دلچسپ کہانی کہہ کر دیدیجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند حرام کر دینے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے اور بذریعہ مطالعہ احمدیت دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے۔ محض تبلیغ کی خاطر تین روپے کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے۔ آج ہی مینیجر انگلین کارلج انگلین روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھیئے۔ ناپسند ہونے پر دوگنی قیمت میں واپس نہ دوں۔ تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیں۔ تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلدی کیجیے۔ مینیجر انگلین کارلج انگلین روڈ دہلی

فارم ا
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ مجموعہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سوداگر سنگھ ولد بیگ جٹ ساکنہ چک بیگ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جملہ مذکورہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

رشتے مطلوب ہیں

ایک معزز و مخلص خاندان کی سلیقہ شعار امور خانہ داری سے بخوبی واقف اور صاحب سیرت و صورت تین نوجوان لڑکیوں کیلئے جنکی عمر ۱۵، ۱۹، ۲۳ سال ہے۔ جو کہ پرائمری پاس ہیں معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے نیک صالح تعلیمیافتہ برسر روزگار اور مخلص خاندان اور پنجاب کے شہری باشندے ہوں۔ خط و کتابت بنام بابو محمد الطاف صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ مردان صوبہ سرحد کلرک صاحب ای ٹو ڈویژن پی ڈبلیو ڈی بردان

کالی کھانسی کی دوا

ایک صوفی مشرب درویش کا عطیہ کالی کھانسی (ہوپنگ کف) کی لاثانی دوا مہینوں کی تکلیف تین دن کی دوا سے بفضل خدا دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موسمی بوٹی کی خاک ہے۔ جو بمشکل میسر آتی ہے۔ یہ دوا دیگر نباتات و معدنیات کی ملونی سے پاک ہے۔ ابتدائی حالت میں دق کی کھانسی کو بھی روکتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ خواہشمند احباب مخصوک دوا خرید کر اپنے علاقے میں کمیشن پر فروخت کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ ہدایت النساء ۲۳ جواہر حسین فرسٹ سٹریٹ رائے پیٹ پوسٹ آفس مدراس

60

انگلستان کی خبریں

لندن ۱۱- اکتوبر آج دار العوام میں مسٹر ہور بلیشیا وزیر جنگ نے اپنا پہلا بیان دیا جس کے دوران میں انہوں نے بتایا کہ آغاز جنگ کے بعد پہلے پانچ ہفتوں میں ایک لاکھ ۵۸ ہزار برطانوی فوج فرانس بھیجی جا چکی ہے۔ اس طرح فرانس کے ساتھ برطانیہ نے اپنے وعدے ضرورت سے بھی زیادہ پورے کئے ہیں جب مزید فوج کی ضرورت پڑے گی فوراً بھیج دی جائے گی۔

جب سے جنگ کا آغاز ہوا ہے۔ برطانوی اور فرانسیسی بیڑوں نے ایک لاکھ ٹن یعنی ۲ کروڑ چالیس لاکھ گیلن پٹرول پر قبضہ کیا ہے یہ پٹرول جرمنی جا رہا تھا۔ ایوننگ سٹینڈرڈ" نے یہ فرض کرتے ہوئے کہ پچاس بمبار طیاروں کا ایک دستہ ایک گھنٹہ میں چار ہزار گیلن پٹرول صرف کرتا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ دشمن پر ایک فضائی حملہ کرنے کے لئے ۲۴ ہزار گیلن پٹرول کی ضرورت ہے۔ اس طرح سے ایک لاکھ ٹن پٹرول جو اتحادیوں کو ہاتھ آیا ہے ایک سال تک روزانہ تین فضائی حملے کرنے کے لئے کافی ہے۔

موسیو دلادیہ وزیر اعظم فرانس نے ہر ہٹلر کی تقریر کے جواب میں جو تقریر کی ہے اس کی برطانوی امریکن اور فرانسیسی اخبارات میں حد درجہ تعریف ہو رہی ہے۔ لنڈن کا اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے۔ کہ ہر باوقار اور خوددار ملک کو چاہئے۔ کہ وہ ہر ہٹلر کی تقریر کا جواب ایسا دے جو موسیو دلادیہ نے اپنی تقریر میں دیا ہے۔ فرانس میں عام طور پر اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ فرانس امن چاہتا ہے۔ مگر امن کی ہر قیمت ادا کرنے کو تیار نہیں۔ جرمنی کے وعدے ہرگز اس قابل نہیں کہ ان پر اعتماد کر لیا جائے۔

ہر ہٹلر کے پیشکشوں کی اب کوئی وقعت نہیں رہی۔ امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ فرانس اور برطانیہ اسوقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک وہ ہٹلر کے ظلم کا استیصال نہیں کر لیتے۔

حال ہی میں شمالی سمندر میں برطانوی بیڑے پر جرمن طیاروں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک بحری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

جرمن طیاروں کا ایک دستہ شمالی سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا۔ چونکہ اس کی آمد کا حال معلوم ہو گیا۔ اس لئے وہ واپس چلے گئے۔ دوشنبہ کی صبح کو ایک برطانوی تباہ کن جہاز پر دو جرمن طیاروں نے بم پھینکے مگر اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکا۔ اسی طرح ایک اور جنگی جہاز پر بھی گولہ باری کی گئی مگر اسے بھی کچھ نقصان نہ ہوا۔ جرمن طیاروں کے نقصان کے متعلق تاحال کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ غیر جانبدار ممالک سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کئی طیارے واپس نہیں پہنچے۔

برطانیہ کے جنگی جہازوں نے ۷ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۲۵ ہزار ٹن مال پر قبضہ کیا کیونکہ اس امر کا ثبوت مل گیا تھا۔ کہ یہ مال جرمنی جا رہا ہے۔ اس سے اس مال کی مقدار ۲ لاکھ ۵ ہزار ٹن تک پہنچ گئی ہے جس پر برطانوی جہازوں نے جنگ چھڑنے کے بعد قبضہ کیا۔

سر کنگسلے وڈ وزیر محکمہ ہوائی نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ برطانیہ میں جنگی ہوائی جہاز تسلی بخش رفتار سے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ہوا بازی کی اعلیٰ ٹریننگ کے لئے کینیڈا میں خاص انتظام کیا گیا ہے جو اشخاص اسوقت آسٹریلیا، نیوزی لینڈ یا برطانیہ میں ابتدائی ٹریننگ پا رہے ہیں ان میں سے اکثر کو کینیڈا بھیجا جائے گا۔

جرمنی کی خبریں

پیرس ۱۰- اکتوبر غیر جانبدار ملکوں سے جو خبریں یہاں پہنچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن فوجوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے ہر ہٹلر اس ہفتہ مغربی مورچہ پر پہنچ جائے گا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بعد میں فیلڈ مارشل گورنگ کو حکم دیا جائے گا۔ کہ وہ ہر ہٹلر کی طرف سے فوجوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے۔ اس طرح جنرل گورنگ کا درجہ جرمنی کی فوجوں کے کمانڈر جنرل براکیٹ سے بڑا ہو جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ ایسا ہو جانے پر ہٹلر نے مختصر جنگ کے لئے جو تجویز تیار کی ہے۔ اس کے مطابق لڑائی کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دنوں فرانس اور جرمنی کی طرف سے قلعہ بندیاں کی جا رہی تھیں ہٹلر نے یہ سکیم تیار کی تھی۔

دریائے رائن کے کنارے جرمنی کی کئی لاکھ فوج جمع ہو رہی ہے مشرقی کنارے کے تمام گاؤں سولہ سولہ میل تک خالی کر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر گوبلز نے جنگ چھڑنے کے بعد آج پہلی مرتبہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ سے ریلیف پانے والے لوگوں کو پہلے اتوار کے روز صرف ایک مرتبہ کھانا دیا جاتا تھا لیکن اب انہیں مزید قربانی کرنی پڑے گی۔ یعنی اس روز انہیں فاقہ کرنا پڑے گا۔

جرمنی نے ہالینڈ کی سرحد کے ساتھ ساتھ اپنے علاقہ میں بے شمار طیارہ شکن توپیں نصب کر دی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کو اپنے مغربی صنعتی کارخانوں پر برطانوی حملوں کا خطرہ ہے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۱- اکتوبر ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ آج جرمن افواج نے فرانسیسی لائنوں پر مسلسل حملے کئے مگر بری طرح ناکام رہیں۔ آج کی جنگ میں ساٹھ جرمن فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جرمن افواج نے زیادہ حملے زاربروکن کے جنوب میں کئے اس سلسلہ میں فرانس کا ایک فوجی اعلان مظہر ہے کہ دشمنوں کو مار مار کر بھگا دیا گیا۔ دونوں طاقتوں کے دیکھ بھال کرنے والے طیارے گشت کرتے رہے مگر انہوں نے بم نہیں پھینکے۔ برطانوی اور فرانسیسی طیاروں نے سیگفریڈ لائن پر کامیاب پرواز کی اور تمام لائن کے مکمل فوٹو حاصل کر لئے جرمن طیاروں نے بھی اس مقصد کے لئے پرواز کرنی چاہی مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا صرف ایک جرمن طیارہ میگنٹ لائن تک پہنچ سکا مگر وہ بھی بہت بلندی پر

روس کی خبریں

ماسکو ۱۲- اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ روس سویڈن کی طرف سے جرمنی کو آنے والے مال پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے جزائر گوٹ لینڈ پر بھی قبضہ کرے گا۔ جرمنی کے علاقہ میمل اور مشرقی پروشیا کی طرف سے روس جرمنی پر حملہ کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس لتھونیا اور جرمنی کی سرحد پر قلعہ بندیاں کرے گا۔

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روسی فوجیں کاکیشیا کی سرحد کے ساتھ ساتھ جمع ہو رہی ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ روس کی اس کارروائی کا مقصد کیا ہے۔

روس اور لتھونیا کے معاہدہ پر کل دستخط ہو چکے ہیں۔ اس کے مطابق خاص خاص مقامات پر روس کو اپنے خرچ پر محدود فوج رکھنے کی اجازت ہوگی۔ اس کے عوض لتھونیا کو ولنا اور اس کا نواحی علاقہ دے دیگا۔ جو ۱۹۲۰ء میں پولینڈ نے لتھونیا سے لے لیا تھا۔

ایک فوجی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اس سال لینن گراڈ کے علاقے میں روس نے وسیع پیمانہ پر جو فوجی تیاریاں کی ہیں اس کی اہمیت اب آشکار ہو گئی ہے۔ لینن گراڈ کا علاقہ ان گیارہ منطقوں میں سے ایک ہے جہاں روسی فوج منظم ہے۔ روسی فوجیں فن لینڈ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر جمع ہو رہی ہیں۔ پیادہ فوج۔ رسالے۔ ٹینک اور طیاروں کی بے پناہ طاقت وہاں جمع ہے۔ ایک ماہر جنگ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ روسی جدید ترین اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہیں۔ دوسری طرف فن لینڈ کے پاس پیادہ فوج کے صرف تیس دستے ہیں۔ فن لینڈ کے وزیر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ فن لینڈ نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر روس کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ فن لینڈ کے نمائندے ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ بالٹک میں اس گفت و شنید کے نتیجہ کا نہایت بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فن لینڈ کے ہوم منسٹر نے عوام کو انتباہ کر دیا ہے کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں فن لینڈ کے کئی شہر خالی کر دیئے گئے ہیں۔ صرف ہلسنگ فورس سے ۱۰ لاکھ آدمی نکالے جا چکے ہیں۔ ڈنمارک کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ اگر روس نے فن لینڈ سے فوجی مراعات طلب کیں تو فن لینڈ صاف انکار کر دے گا اور بڑی جنگ لڑے بغیر کوئی علاقہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

غازی آباد ۱۰ اکتوبر۔ بہتر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند کے محکمہ سپلائی نے کثیر مقدار میں چاندی خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکام ضلع کے نام ایک گشتی مراسلہ ارسال کیا گیا ہے جنہوں نے اپنے ماتحتوں کے نام ہدایت جاری کی ہے کہ وہ ایسی رقوم کے نام پیش کریں جو چاندی مہیا کر سکتی ہوں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ آج لاہور پولیس نے شہر کے مختلف حصوں سے ۵۰ گداگر گرفتار کر کے خان صاحب میاں حکیم الدین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کئے۔ گرفتاریاں میونسپل ایکٹ کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہیں۔ ایک گداگر نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ اس کے پاس پندرہ خوبصورت پالتو کتے ہیں اس لئے اسے جیل میں نہ بھیجا جائے۔ بلکہ جرمانہ کر دیا جائے کیونکہ اگر وہ جیل چلا گیا تو کتے بھوکوں مر جائیں گے۔ کتوں کی خوراک سات روپے یومیہ ہے۔ عدالت نے ملزم کو بیس روپیہ جرمانہ کا حکم سنایا جو اس نے اسی وقت ادا کر دیا۔

لدھیانہ ۱۱ اکتوبر۔ آج ایڈیشنل مجسٹریٹ لدھیانہ کی عدالت میں مجلس احرار لدھیانہ کے پہلے ڈکٹیٹر شیخ محمد یوسف کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور عدالت نے ملزم کو دو سال قید سخت کی سزا دی۔

کلکتہ ۱۱ اکتوبر۔ بلند شہر میں سکھ کانفرنس کے متعلق سکھوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے کل صبح مسٹر قدوائی قائم مقام وزیر اعظم یو پی سے ان کے مکان پر ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے ڈیپوٹیشن کی شکایات کو نہایت ہمدردی سے سنا اور کہا کہ گورنمنٹ کا کوئی ارادہ نہیں کہ سکھوں کے جلوس اور مذہبی کانفرنس پر جو ۱۴ تا ۱۶ اکتوبر بلند شہر میں منعقد ہو رہی ہے۔ کوئی پابندی لگائے۔ اس ملاقات کے نتیجہ کے طور پر کانفرنس کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ منزل گاہ کے مسئلہ پر سندھ کی وزارت میں جدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ پیرزادہ عبد الستار پارلیمنٹری سیکرٹری نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ آج سے سندھ کے وزراء کے مکانوں پر پکٹنگ شروع ہو جائے گی۔ وزارت کی طرف سے والنٹیروں کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور منزل گاہ کے رقبہ میں فوج اور پولیس متعین کر دی گئی ہے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ آج ایک تقریر میں سر سکندر حیات نے کہا کہ عنقریب کانگرس اور مسلم لیگ میں کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ ملکی لیڈروں کے طرز عمل میں بھاری تبدیلی آ گئی ہے اور اگر کانگرس نے مسٹر جناح کو دعوت دی تو وہ تعاون کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے خدشات کا واحد حل میری سمجھ میں یہ ہے کہ کانگرس اور لیگ کی مشترکہ وزارتیں قائم کی جائیں۔ اگر ضرورت پڑی تو مجھے پنجاب کیبنٹ میں کانگرس کے نمائندہ سے بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

جے پور ۱۱ اکتوبر۔ راجہ بہادر راجہ گیان ناتھ جو ریاست نابھہ کے دیوان ہیں۔ جے پور کے وزیر اعظم مقرر کئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۱ اکتوبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں مزدوروں سے اپیل کی ہے کہ جنگ کے جاری رہنے تک حتی الامکان ہڑتال نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کریں۔ اور اپنی شکایات لیبر منسٹر کے سامنے رکھیں جو خاطر خواہ تصفیہ میں مزدوروں کی ہمدردانہ مدد کریں گے۔

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ فرنٹیر گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ ڈاکٹروں سے اپیل کی ہے۔ کہ جرمن ادویات کی قلت کے پیش نظر وہ نسخوں میں جرمن ادویات کے استعمال کی ہدایت نہ کیا کریں کیونکہ اس طرح مریضوں کو مشکل پیش آتی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لنکا گورنمنٹ کے نمائندگان نے ستمبر میں گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی تھی۔ کہ ہندوستان اور سیلون میں تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع کی جائے لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے اس وقت تک اس سلسلہ میں کوئی گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ لنکا گورنمنٹ سیلون کے باشندوں کی شکایات کو دور کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ آج بمبئی اسمبلی میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد رائے شماری کے بغیر ہی منظور ہو گئی۔ اس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۲۰ فیصدی ملازمتیں دی جائیں۔

متفرق خبریں

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ نے آج اخبارات کے نمائندوں کی ایک کانفرنس کے دوران میں کہا کہ جنگ یورپ میں صلح کرانے کے لئے تاحال کوئی پیشکش نہیں کی گئی برلن سے آمدہ یہ اطلاع درست نہیں کہ میں اس جنگ میں بیچ بچاؤ کروں گا۔

رومانیہ کی ایک اطلاع منظر ہے کہ موسیو کالی نسکو وزیر اعظم رومانیہ کے قتل کے سلسلہ میں ابھی تک گرفتاریاں شروع ہیں۔ مزید دو سو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کالی نسکو کا قتل شاہ کیرول کی سازش قتل کی پہلی کڑی تھی۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ انگلینڈ اور فرانس کے آرڈروں کی تعمیل میں امریکہ کی فیکٹریاں دھڑا دھڑ ہوائی جہاز تیار کر رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ امریکہ دو کروڑ پونڈ مالیت کے ہوائی جہاز اتحادیوں کو مہیا کرے گا۔ اور جونہی قانون غیر جانبداری میں تبدیلی کی گئی۔ ان کی برآمد شروع ہو جائے گی

ٹیلن ۱۰ اکتوبر۔ اسٹونیا کی وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب صدر پارلیمنٹ نئی وزارت مرتب کریں گے۔

سٹاک ہالم ۱۰ اکتوبر۔ سویڈن کا ایک جہاز "دسٹولا" نامی بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا گیا۔ ایک اور جہاز غرق شدہ جہاز کے ۹ ملاحوں کو لے کر سکاٹ لینڈ پہنچ گیا ہے۔ دیگر جہاز باقی ملاحوں کو تلاش کر رہے ہیں۔

انقرہ ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم ترکیہ نے آج ایک سرکاری جلسہ میں اعلان کیا کہ ماسکو میں گفت و شنید دوستانہ طریق پر جاری ہے۔ آپ نے بتایا کہ انقرہ میں برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں کے ساتھ بھی گفت و شنید کا سلسلہ خوش اسلوبی سے جاری ہے۔

کوپن ہیگن ۱۰ اکتوبر۔ اخبار "نیشنل ٹیڈنڈی" کے خاص نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ وارسا اس قدر تباہ ہو چکا ہے کہ یہ امید نہیں کہ دوبارہ کبھی اس طرح تعمیر ہو۔ ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہزاروں بھوک سے تڑپ رہے ہیں وارسا کے خوبصورت گرجے اور محل کھنڈرات بن گئے ہیں

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ڈنمارک کی خبر ہے کہ جرمنی کا ایک بم پھینکنے والا ہوائی جہاز ڈنمارک پر اڑتا ہوا دیکھا گیا ہوائی جہاز گرانے والی توپوں نے اس پر گولے چھوڑے لیکن وہ تیزی سے ایک طرف کو بھاگ گیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

جماعت احمدیہ کے نام پیغام

جیسا کہ میں چھ سات سال ہوئے ایک شوریٰ کے موقعہ پر اپنی ایک رؤیا بیان کر چکا ہوں۔ ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی جماعت کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ یہ کام آئندہ کے لئے جماعت کے لئے بابرکت ہوگا۔ اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جماعت اس کام میں سستی سے کام لے رہی ہے۔ آج اس خواب کا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ احمدیہ کمپنی بوجہ ریکروٹوں کی کمی کے ٹوٹنے کے خطرہ میں ہے احمدی جہاں ممکن ہو مستقل فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی طرف ان کی توجہ کم ہے۔ اس قدر عرصہ پہلے خدا تعالےٰ کا ان حالات کو بتانا مومنوں کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہونا چاہیئے۔ اور انہیں اپنی پوری طاقت اس نقص کے دُور کرنے میں خرچ کرنی چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی تمام انجمنوں اور ان کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اس کام کو ایک دینی کام سمجھ کر نوجوانوں میں اس کی رغبت پیدا کریں۔ اور ہر جگہ کی انجمن فوراً قابل نوجوانوں کی فہرست بھجوائے۔ جو اس کام کے اہل ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اور جماعت احمدیہ کے وقار کے قیام کے لئے اس فوج میں بھرتی ہونے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کام دس دن کے اندر ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر فضل کرے۔ جو اس کام میں میری مدد کریں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار: میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۵۸ھ

رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرنی چاہئیے

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے ایک بار پھر ہمیں رمضان المبارک کی بابرکت ساعات سے مستفیض ہونے اور اس مہینہ کے نہایت بیش قیمت روحانی فوائد سے متمتع ہونے کا موقعہ عطا فرمایا اور توفیق دی۔ کہ ہم محض اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے مادی لذات کی طرف جھکنے کی بجائے روحانی نعماء سے لذت اندوز ہوں۔ یہ مبارک مہینہ جس کا آغاز اب جلد ہونے والا ہے۔ اس قدر خیر و برکت کا باعث ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب اس مبارک مہینہ کا آغاز ہوتا ہے۔ تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ مجھے خدا نے بتایا ہے۔ کہ ہر نیک عمل کی کوئی نہ کوئی جزا ہوتی ہے۔ مگر روزہ کی جزا میں خود ہوں۔ گویا اگر کوئی شخص صحتِ نیت کے ساتھ روزے رکھے تو یقیناً اُسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے ؀

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے روزوں کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ روزوں کے ذریعہ مومن کو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کیونکہ ایک لمبا وقت کھانے پینے کے دھندوں میں صرف ہونے سے بچ جاتا ہے۔ اور انسان اگر چاہے۔ تو وہ وقت اللہ تعالےٰ کے ذکر کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ اسی طرح روزوں کا ایک فائدہ طبیعت میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک کسی انسان کے پاس کوئی نعمت رہتی ہے۔ اسے اس کی پوری قدر محسوس نہیں ہوتی۔ مگر جب وُہ نعمت اس سے چھن جاتی ہے۔ تو اسے اس کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے یہ ایک طبعی امر ہے۔ اس کلیہ کے ماتحت عمدہ سے عمدہ کھانا مل جانا گو ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر انسان اس نعمت کو پورے طور پر محسوس نہیں کرتا۔ اور چونکہ شکر گزاری کے مادہ کا نہ رہ جانا روحانی لحاظ سے سخت ضرر رساں ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے سال میں ایک مہینہ روزوں کا رکھ دیا تا انسان بھوکا پیاسا رہ کر اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا صحیح احساس دل میں پیدا کرے اور ناشکری سے بچے۔

پھر ایک اور فائدہ روزوں کا یہ ہے کہ اس ذریعہ سے غرباء کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وُہ شخص جسے صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا مل جائے۔ اسے ان غرباء کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ جو کئی کئی فاقے کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ایک وقت کے لئے بھوکا۔ پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ تو بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور غرباء کی طرف سے دل میں جو بے التفاتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح وُہ دُور ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ عملی رنگ میں بھی غرباء پروری کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ان دنوں صدقہ و خیرات کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اور آپ کی اپنی حالت یہ ہوتی۔ کہ صحابہ رضؓ کہتے ہیں۔ جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ مبارک ان ایام میں صدقہ و خیرات کی طرف بڑھا رہتا ؀

پھر روزوں کے ذریعہ اسلام جفاکشی کا مادہ بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ مومن تکالیف برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں اسی لئے اسلام اپنے پیرووں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ کچھ وقت کے لئے بھوکے پیاسے رہیں۔ اور اپنے نفس پر قابو رکھیں تا کہ اگر کل مذہب کے لئے یا قوم اور ملک کے لئے اس قسم کے مصائب برداشت کرنے پڑیں۔ تو وہ پہلے ہی ان کو برداشت کرنے کے عادی ہوں۔ پھر ایک اور حکمت روزوں میں یہ ہے کہ اس ذریعہ سے گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ گناہ دراصل مادی لذات کی طرف جھکنے کا نام ہے اور یہ مسلّم امر ہے۔ کہ جب انسان کسی بات کا عادی ہو جائے۔ تو اس کا چھوڑنا اس کے لئے سخت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کے اندر یہ طاقت ہو۔ کہ وُہ اپنی مرضی پر جائز بات کو بھی چھوڑ سکے۔ تو گناہ اس پر غالب نہیں آسکتا۔ یہی فلسفہ روزوں کے اندر کام کر رہا ہے۔ انسان مہینہ بھر نفس کا مقابلہ کرتا۔ اور اسے مادی لذات کی طرف جھکنے نہیں دیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ مہینہ کی ٹریننگ اُسے آئندہ بھی نفسانی خواہشات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا دیتی ہے اور وُہ آسانی سے شیطانی حملوں کا مقابلہ کر سکتا ہے ؀

روزوں کا ایک مقصد بنی نوع انسان کو اعلیٰ روحانی مدارج پر پہنچانا بھی ہے۔ اور ان مدارج کے حصول کا موقعہ اس طرح ملتا ہے کہ سوائے بیمار اور معذور کے ہر شخص کو رات تہجد اور سحری کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اور اسے دوسرے ایام سے بہت زیادہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کا موقعہ میسر آتا ہے۔ اور تہجد ایک ایسی نماز ہے۔ جو انسان کو اللہ تعالےٰ کے قریب لے جانے کے لئے ایک تیز تر سواری کا کام دیتی ہے ؀

پھر اس مہینہ کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں اور مہینوں سے بہت زیادہ دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ روزوں کے ذکر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا سألک عبادی عنّی فانّی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کہ میں ان دنوں قریب آجاتا ہوں۔ اور پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ تو ہر وقت ہی قریب ہے۔ مگر دوسرے ایام میں انسان کو وُہ حضورِ قلب میسر نہیں ہوتا۔ جو ان ایام میں ہوتا ہے۔ اس لئے انسانی قلب کے اس تغیر کی وجہ سے خدا بھی اُسے قریب نظر آنے لگتا ہے۔ اور اس قرب کا پتہ دعاؤں کی قبولیت سے لگ جاتا ہے ؀

غرض روزہ ایک نہایت ہی مفید عبادت ہے جس کا نفسانی خواہشات کو کچلنے میں بہت بڑا دخل ہے۔ چونکہ اب ایک دو روز میں ہی رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے تمام احباب کو اس بابرکت مہینہ سے پوری طرح مستفیض ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آداب سکھائے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔ کہ روزہ کی حالت میں انسان کو جھوٹ اور لڑائی جھگڑے سے بالخصوص بچنا چاہیئے۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی جھوٹ بولنا ترک نہ کرے۔ تو اس کا بھوکا پیاسا رہنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے اسے نہیں بچا سکتا پس روزہ حقیقی معنوں میں وہی مفید ہے جس کے ساتھ دل کا بھی روزہ ہو۔ اور نہ صرف دل بلکہ جسم کا ذرہ ذرہ صائم اور روزہ دار ہو نہ انسان ہاتھ سے کوئی لغو حرکت کرے۔ نہ پاؤں سے کوئی ایسا کام لے۔ جو خلافِ شریعت ہو نہ آنکھوں کی خیانت کرے۔ نہ زبان کی مرارت سے دوسروں کو گرمائے۔ گویا وہ معصومیت کا پتلا ہو۔ اور روحانیت اس کے اعضا اور جوارح سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہو رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہم جماعت کے احباب کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ چونکہ ان ایام کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر کے لئے بالخصوص دعائیں کی جائیں۔ حالات اس سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہ بڑے بڑے مدبر بھی حیران ہیں۔ اور وہ یہ تسلیم کرتے

چند سوالات کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایران سے ایک متلاشئ حق غیر احمدی نے چار سوالات برائے جواب بھیجے ہیں۔ ذیل میں وہ مع جوابات درج کئے جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) کیا خداوند کریم یہ جانتا ہے کہ فلاں شخص جنتی ہے یا دوزخی۔ اگر جانتا ہے تو وہ شخص گناہگار کیوں ہوا؟

(۲) خدا تعالیٰ ہر ایک کو روزی دیتا ہے۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں ہر ایک کو روزی دوں گا۔ کیا ایک شخص اگر سارا دن کوئی کام نہ کرے۔ اور نہ کسی سے کچھ مانگے تو روزی مل جائے گی؟

(۳) قسمت کیا چیز ہے؟

(۴) کیا اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مان لیں تو کیا بیعت کرنا ضروری ہے؟

جوابات

(۱) بے شک اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ فلاں شخص اہل جنت کے اعمال کر کے جنتی بن جائے گا۔ اور فلاں شخص دوزخیوں کے کام کر کے دوزخی بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ علم اس کی ذات کے کامل ہونے کے باعث ہے۔ اس علم الٰہی کی وجہ سے انسان مجبور نہیں ہوتا۔ کہ نیک کام کرے یا بد کام کرے۔ بلکہ وہ نیکی یا بدی اپنی مرضی سے کرتا۔ اپنے ارادے سے انہیں بجالاتا ہے۔ اس لئے اسے نیکی پر اجر اور بدی پر سزا ملتی ہے۔ مثلاً مجھے علم ہے۔ کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ دو دن کے بعد پیر کا دن آئے گا۔ اب شعبان ہے۔ اس کے بعد رمضان شروع ہوگا۔ ان دنوں ۱۹۳۹ء ہے۔ یکم جنوری سے ۱۹۴۰ء شروع ہو جائے گا۔ فرمائیے کیا میرے جاننے کی وجہ سے پیر کا دن آ گیا؟ یا میرے علم کے نتیجہ میں آئندہ مہینہ رمضان ہوگا؟ آپ فرمائیں گے کہ نہیں ایسا نہیں۔ بلکہ یہ ایام یا مہینے ایک خاص قانون کے ماتحت آتے ہیں۔ آپ کے علم کا ان کے آنے یا نہ آنے پر کوئی اثر نہیں۔ اسی طرح پر اگر ایک ڈاکٹر بیمار کی حالت دیکھ کر بتا دے کہ یہ تین ماہ کے بعد مر جائے گا۔ اور وہ بیمار اس مدت میں مر جائے۔ تو کیا اس مریض کے اولیاء کا یہ حق ہے۔ کہ ڈاکٹر کو مجرم قرار دیں۔ اور بیمار کی موت کو اس کے علم کا نتیجہ قرار دیں؟ ہرگز نہیں۔

میں ایک طالب علم کے جوابی پرچے کو دیکھ کر اس کے والدین کو بتا دوں کہ ممتحن اسے پاس نہیں کر سکتا۔ اسے تو صرف پندرہ بیس نمبر ملیں گے۔ چنانچہ جب نتیجہ نکلے۔ تو وہ طالب علم فیل ہو۔ تو کیا اس کے والدین کا حق ہے۔ کہ مجھے اس کے فیل ہونے کا ذمہ وار قرار دیں۔ اور اپنے بچے کو معذور سمجھیں۔ اور کہیں کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہرگز نہیں۔ یقیناً میرا علم اس طالب علم کے فیل ہونے کا باعث نہیں۔ وہ فیل اپنی نالائقی سے ہوا ہے۔ اور کوئی عقلمند اسے بے قصور قرار نہیں دے سکتا۔

یا یوں دیکھئے کہ دنیا کے سیاستدانوں کو معلوم تھا کہ جرمنی والے چند دنوں میں پولینڈ کا خاتمہ کر دیں گے مگر کیا یہ کہنا درست ہے۔ کہ ان سیاستدانوں کے علم کی وجہ سے پولینڈ تباہ ہوا ہے ہرگز نہیں۔

ان مثالوں سے واضح ہے۔ کہ کسی علم ہستی کا ذاتی علم کسی شخص کو نیک یا بد عمل کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ انسان بالعموم واقعات کے ظہور کے بعد جانتے ہیں۔ کہ یوں ہوگیا۔ یا وہ ہونے والے واقعات کے متعلق قیاس کرتے ہیں جو بسا اوقات صحیح ثابت ہوتا ہے اور بعض دفعہ غلط۔ اللہ تعالیٰ علیم کل ہے۔ اس لئے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ اور اس کا علم کبھی غلط ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے علم نے انسان کو مجبور نہیں کیا کہ وہ یوں کرے یا یوں نہ کرے مشاہدہ بھی ہمارے اس دعوے کو ثابت کر رہا ہے۔ کیونکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جب انسان نماز پڑھنے لگے۔ تو اسے محسوس ہو کہ چونکہ خدا کو معلوم ہے۔ اس لئے میں مجبوراً نماز پڑھ رہا ہوں۔ یا بدی کرتے وقت ایسا ہی احساس ہو۔ پس از روئے عقل اور از روئے مشاہدہ یہی ثابت ہے۔ کہ انسان نیکی یا بدی کے ارتکاب میں آزاد ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو انسان کے اعمال و اقوال کا علم یقیناً ہے۔ کیونکہ وہ علیم مطلق ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہرگز نہیں کہ اگر کوئی شخص اس کے عطا کردہ ہاتھ پاؤں وغیرہ سے کام نہ لے گا تو بھی وہ اسے روزی دے گا۔ اس نے یہ حکم ہے فامشوا فی مناکبھا وکلوا من رزقہ کہ زمین میں محنت کر کے اللہ کے دیئے ہوئے میں سے کھاؤ۔ یہ غلط فہمی ہے۔ کہ خدا نے ہر ایک کو خواہ وہ اس کے قانون کی کتنی خلاف ورزی کرے رزق دینے کا وعدہ کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ اس سے عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں یہ وعدہ ہے حالانکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دابۃٍ کا لفظ رکھا ہے۔ جس کے معنی زمین پر چلنے والے کے ہیں یعنی جو مقدور بھر کوشش کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ضرور روزی دیتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی کی سعی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

(۳) قسمت کے لفظی معنی کسی کا حصہ بانٹ کر اسے دینے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ اور انسان کو ان کی پابندی کے ماتحت خاص حصہ مل جاتا ہے۔ جو قانون سے فائدہ اٹھاتا ہے اسے عرف عام میں خوش قسمت کہتے ہیں۔ اور جو قانون کی مخالفت کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ اسے لوگ بدقسمت قرار دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے انداز مقرر کر دیئے ہیں۔ فرمایا وخلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا۔ ہاتھی کی ایک جسامت مقرر ہے۔ چیونٹی کے جسم کا ایک اندازہ مقرر ہے یہی حال انسان کا ہے۔ دنیا محدود ہے اس لئے دنیا کی ہر چیز بھی محدود ہے۔ مگر انسان کی روح ہمیشہ رہنے کے لئے اور غیر محدود روحانی ترقیات کے حصول کے لئے پیدا ہوئی ہے بہرحال مسئلہ قضاء و قدر بھی جبر پر دلالت نہیں کرتا۔ وہ صرف علم الٰہی کے اقرار کا نام ہے۔ کچھ تفصیل پہلے جواب میں آ چکی ہے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا ماننے کے بعد بیعت از بس ضروری ہے۔ بیعت ماننے کے اظہار کا نام ہے۔ بیعت اس اقرار کا نام ہے۔ جس میں بیعت کنندہ سچے دل سے عہد کرتا ہے۔ کہ جان و مال میں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے دے دیا ہے۔ بھلا سوچئے تو سہی کہ اگر کوئی بیمار کہے۔ کہ میں مانتا ہوں۔ کہ فلاں طبیب نہایت قابل ہے صرف وہی میرا علاج کر سکتا ہے۔ مگر اس کے نسخے کو استعمال کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو کیا آپ اسے عقلمند سمجھیں گے یا اسی طرح کوئی شخص یہ اعلان کرے کہ میری گاڑی انجن سے اتصال کے بعد ہی منزل مقصود پر پہنچ سکتی ہے مگر وہ اس اتصال کو پیدا نہ کرے تو کون اسے زیرک انسان مان سکتا ہے؟ بیعت برگزیدۂ خدا کی بیعت گناہوں سے چھڑانے کا نسخہ ہے۔ سالکوں کے لئے منزل مقصود پر پہنچانے والا روحانی اتصال ہے ماننے کے دعوے میں سچا انسان کبھی بھی بیعت سے پہلوتہی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

لازمی چندوں (چندہ عام و حصہ آمد) کی فرضیت اور اس سے تغافل کرنے والوں کے لئے انذار

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام یا حصہ آمد لازمی۔ اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور اس کی باقاعدگی کے لئے حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی۔ کہ:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپروا جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور علیہ السلام کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔

ظاہراً طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کے دفتر میں اس کوتاہی کی پاداش میں اگر کسی کا سلسلہ بیعت سے نام کٹ جائے تو یہ امر سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔ العیاذ باللہ۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقویٰ اللہ۔ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ۔ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا"۔

پس حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکیگا بلکہ یہی مال عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

میں مانتا ہوں۔ کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندے مثل تحریک جدید۔ و خلافت جوبلی فنڈ وغیرہ کے بھی ہیں۔ لیکن گو یہ طوعی چندے خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ مگر کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ ان (طوعی) چندوں کے ادا کرنے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا لازمی چندوں کے یہ چندے بدل قرار دیئے جا سکتے ہیں لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہے۔

پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔

لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی تحریک جدید کے چندے کی تحریک کی ابتداء میں اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر بھی بالوضاحت فرما دیا ہوا ہے۔ کہ:-

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے"۔

پھر اسی تقریر میں فرمایا کہ:-

"تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں سے چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری طرح دیں گے"۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے اور اس چندہ کی اہمیت کو اچھی طرح واضح فرما دیا ہوا ہے۔ احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی۔ اور کوشش سے عملدرآمد کرتے اور کراتے رہیں۔

اگر ان چندوں کی فرضیت سے جماعت کے ان تمام افراد کو کھول کر آگاہ کر دیا جائے۔ جو سلسلہ میں نئے داخل ہوتے ہیں۔ یا جو طوعی مالی قربانیوں کی وجہ سے لازمی چندوں کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی ادائیگی میں سستی اختیار کر لیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ لوگ بھی اس میں باقاعدگی اختیار نہ کر لیں۔ جس کے باعث جماعتوں کے بجٹ میں کمی واقعہ ہو جاتی ہے۔

پس احباب اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ لازمی چندوں کی اہمیت سے جماعت کو کما حقہٗ واقف کراتے رہیں۔ اور پھر اس کی وصولی کے لئے اپنی سرگرم کوشش جاری رکھیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے مامور کی طرف سے ہم پر عائد کی گئی ہیں۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت احمدیہ پشاور کے مزید وعدے

بابو شمس الدین صاحب سکرٹری خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی پشاور نے اطلاع دی ہے۔ کہ کمیٹی کی کوشش سے جماعت پشاور کے تین دوستوں نے جوبلی فنڈ کے وعدوں میں حسب ذیل اضافہ فرمایا ہے۔

نام احباب	سابقہ وعدہ	موجودہ وعدہ	اضافہ	کیفیت
مولوی غلام رسول صاحب	۵-روپے	۱۰۰-روپے	۹۵-روپے	ادا کر دیا ہے
چودھری سلطان علی صاحب	۵۰-"	۷۵-"	۲۵-"	۵۰-ادا کئے ہیں
میاں حیات محمد صاحب ایس-ڈی-او	۲۵۰-"	۱۰۰۰-"	۷۵۰-"	
میزان	۳۰۵-"	۱۱۷۵-"	۸۷۰-"	

امید ہے۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی اپنی سرگرم کوشش کو اسی طرح جاری رکھتے ہوئے غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ پشاور کے وعدوں میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔

ناظر بیت المال قادیان۔

شیخ علی محمد صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی شیخ علی محمد صاحب مرحوم احمدی ساکن شام چوراسی ضلع ہوشیارپور کے نام سے گردو نواح کے اضلاع کے احمدی دوست بخوبی واقف ہوں گے۔ خصوصاً ضلع ہوشیارپور اور ضلع جالندھر کے اکثر احمدی دوست اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ کس خوبی کے انسان تھے۔ اور احمدیت کے فدائی اور جانثار تھے۔ آپ بعارضہ بخار ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء کو بیمار ہوئے۔ اور ۱۸ جون ۱۹۳۹ء کو چار ماہ بیمار رہنے کے بعد بعمر تقریباً ۸۰ سال اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ بچپن اور جوانی میں بھی کسی سے لڑتے جھگڑتے یا ہنسی ٹھٹھا کرتے نہیں دیکھے گئے۔ آپ کو پابندی ارکان اسلام کا شروع سے اہتمام تھا۔ آپ نے کافی مذہبی کتب بغور کر مطالعہ فرمائیں۔ علم صرف و نحو بھی شوق سے پڑھا۔ ۱۸۹۶ء سے ۱۹۳۸ء تک آپ نے مسجد خوجیاں شام چوراسی میں متواتر دس سال تک بغیر کسی ذاتی اغراض کے امامت کرائی۔ برادری کے اندر آپ کو خاص عزت حاصل تھی۔ اور تمام شہر کے لوگ آپکو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور آپ کی خوبیوں کی وجہ سے آپ کی ہر ایک بات پر یقین کرتے تھے۔ برادری کے اندر اگر کوئی احمدی جہاں اگر تبلیغی گفتگو شروع کرتا تو تمام لوگ اسے شیخ صاحب موصوف کے پاس بھیجدیتے۔ کہ ان سے بات چیت کرو۔ اگر ان کی تسلی ہو جائے گی۔ تو ہم بھی احمدیت قبول کرلیں گے۔ اتفاق سے ۱۹۰۴ء میں ڈاکٹر عزالدین صاحب احمدی ساکن خان پور متصل ہوشیارپور نے شام چوراسی آکر مولوی صاحب کی دوکان کے پاس ہی ڈاکٹری کی دوکان کھولی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے شام چوراسی کے اندر تبلیغ شروع کی۔ کافی عرصہ تک مولوی صاحب اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان بحث مباحثہ رہا۔ آخر برادری کے لوگوں نے اتفاق سے یہ بات منظور کی۔ کہ مرزا صاحب کی کتابوں کا مولوی صاحب مطالعہ کریں۔ اگر کتابوں کے پڑھنے سے مولوی صاحب کی تسلی ہوگئی۔ تو ہم بھی احمدی ہو جائینگے۔ اس پر مولوی صاحب نے مطالعہ شروع کیا۔ اور کتابوں کے پڑھنے سے مولوی صاحب کی تسلی ہوگئی۔ اور آپ نے لوگوں کو کہہ دیا۔ کہ احمدیت یقینی طور پر ایک صداقت ہے۔ اور تم اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ آخر آپ نے ۲۶ مارچ ۱۹۰۹ء میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کرتے ہی آپ نے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کروا لیا۔ پھر کیا تھا۔ آپ کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا اور دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں مشغول ہوگئے۔

جہاں بھی جاتے احمدیت کا وعظ کرتے۔ اور جماعت کے دوستوں کو جمعہ بھی آپ ہی پڑھایا کرتے۔ خدا کے فضل سے آپ کی آواز بلند تھی۔ جب آپ تقریر کرتے تو بازار کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک آپ کی آواز سنائی دیتی۔ اور اکثر راہ گزر کھڑے ہوکر آپ کا وعظ سنتے۔ عیدین کی نمازیں باوجود بڑھاپے کے عرصہ تیس سال تک جماعت احمدیہ بھمبیاں میں جاکر پڑھاتے رہے۔ جو شام چوراسی سے تین میل کے فاصلہ پر ہے نیز بوجہ احمدی ہو جانے کے برادری نے کئی دفعہ آپ کا بائیکاٹ بھی کیا۔ اور مخالفت بھی کی۔ مگر آپ کے ایمان کے مقابلہ میں ان کی مخالفت کی کوئی پروانہ کی۔ اور آخری دم تک اس پر ثابت قدم رہے۔ آخری عمر میں آپ نے دنیوی کاروبار بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور صبح دوکان پر آ بیٹھتے اور بیٹھے بیٹھے لیکچر شروع کر دیتے۔ اور سارا دن اسی طرح وعظ کرتے رہتے۔ اکثر لوگ ان کا وعظ سننے کے لئے ان کے پاس بیٹھ جاتے۔ اور بعض اوقات لوگ احمدیت پر اعتراض شروع کر دیتے۔ جن کا مولوی صاحب موصوف مدلل جواب دیکر خاموش کرا دیتے۔ غرض اس طرح سارا دن تبلیغ میں گزارتے۔ اور اگر کوئی پنڈت یا پادری یا کوئی مخالف مولوی شام چوراسی میں آکر احمدیت یا اسلام کے خلاف تقریریں کرتا۔ تو جمعہ کے دن بازار میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیتے۔ نیز مولوی صاحب موصوف صاحب کشف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

خاکسار عبد الحکیم سیکرٹری تبلیغ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور

مولوی محمد علی صاحب کے عقائد میں تضاد

غیر مبایعین کہا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ اور وہ اس کا بانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو قرار دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا بھی ۱۹۰۸ء میں یہی عقیدہ تھا چنانچہ مولوی صاحب اخبار الحکم مورخہ ۶ جولائی ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں۔ "ہمیں بھی اس وسیع دعا کرنے کا حکم ہے اھدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ خدا تعالے اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہیں تھا تو ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی۔ مخالف خواہ کوئی معنی کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا۔"

ان سطور میں مولوی صاحب نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ خدا تعالےٰ انسان کو جہاں صالح شہید اور صدیق بنا سکتا ہے۔ وہاں نبی بھی بنا سکتا ہے۔ یہی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ چنانچہ حضور لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں۔ "پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے۔ کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہذا ضرور ہوا۔ کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہونچانے کے لئے خدا کے انبیا وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔"

لیکن افسوس مولوی محمد علی صاحب آجکل اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنا بہت بڑی غلطی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آیت انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے۔ کہ خود مقام نبوت بھی اس دعا کے ذریعہ سے مل سکتا ہے" گویا ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو ہی اس دعا کے ذریعہ طلب کرتا ہے۔ یہ ایک اصولی غلطی ہے۔" یہ ہے مولوی صاحب کی موجودہ حالت جس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ رہے۔ مولوی صاحب کا یہ عقیدہ رہا کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وصال فرما گئے تو اس عقیدہ کو غلط قرار دینے لگ گئے۔ ہم مولوی صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں ان کے ان ہر دو عقائد میں تضاد کیوں ہے۔

خاکسار انوار احمد سامانوی

59

کیا آپ ۲۹ رمضان کو موعود خلیفہ کی دُعاء حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مالی قربانیوں کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے اور اس کو کامیاب بنانے والے مخلصین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال جن کارکنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کے کامیاب کرنے میں کوشش کی۔ ان کے نام گذشتہ سال ۲۹ رمضان المبارک کو دعاء کے لئے پیش کئے گئے تھے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان سب کے لئے دعاء فرمائی تھی۔ اس سال بھی رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو ایسی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعاء کے لئے انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔ اس اعلان کے ذریعہ احباب کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ جو کارکن اپنی جماعت کے چندوں کو ۲۹ رمضان المبارک تک سوفیصدی مرکز میں داخل کر دیں گے ان کے نام دعاء کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ جہاں تحریک جدید کو کامیاب کرنے والے مخلصین کے نام اس فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعاء کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ وہاں اُس فہرست میں ان احباب کے نام بھی حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائے گی۔ اسی طرح ہر جماعت کا ہر فرد یا وہ افراد جن کے وعدے براہ راست حضور کے پیش ہوئے تھے انہیں چاہیئے کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اور اپنے وعدے کو سو فی صدی پورا کرنے میں پوری کوشش کریں۔ تا ان کے نام بھی اس فہرست میں حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو سکیں۔

احباب کو یہ بھی یاد رہنا چاہیئے کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء سے قبل تو ہر وعدہ کرنے والے کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو جانا ضروری ہے۔ کیونکہ انہوں نے حضور کے وعدہ پیش کرتے وقت یہی عہد کیا تھا۔ کہ ۳۰ نومبر تک بہر حال وعدہ پورا کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر دوست "موعود خلیفہ" کی دُعاء خاص حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر مخلص کے دل میں حضور کی دعاء حاصل کرنے کا جذبہ اور تڑپ ایسی موجود ہے جسے ان کی دل کی کیفیت کے اظہار کرنے میں لفظوں کا جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔ اس لئے اس رمضان المبارک کی دعاء کے حصول کے لئے پوری توجہ دے کر اپنا وعدہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء تک سو فی صدی پورا کر دینا چاہیئے۔ تا ان کا نام بھی اس دعاء کی فہرست میں آجائے۔ صرف فرق ۱۵ دن کا ہے۔ انہیں اس دعاء کے حصول کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء جو آخری تاریخ ہے۔ اس سے ۱۵ دن قبل وعدہ پورا ہو جائے۔ تا ان کو ثواب بھی زیادہ حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ ہر وعدہ کرنے والے کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنا وعدہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء تک سو فیصدی پورا کر لیں۔ آمین ۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

دعویٰ استقراریہ کی سماعت ہائی کورٹ میں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ چوہدری عصمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لائل پور نے مسٹر کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق چند احباب کی طرف سے دعویٰ استقراریہ دائر کر رکھا تھا۔ جسے ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے خارج کر دیا تھا۔ چوہدری صاحب موصوف نے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ درخواست گزاری۔ جس کی سماعت کے لئے جسٹس سکیپ نے پکی پیشی مقرر کر دی ہے۔ اور اب دو جج صاحبان کے بنچ میں اس کے متعلق بحث ہوگی۔ عرضی دعوےٰ کے چھاپنے کا حکم ہو گیا ہے۔ اپیلانٹان نے اس امر کے متعلق درخواست دی ہے۔ کہ عرضی دعویٰ میں ترمیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے متعلق بھی رسپانڈنٹان کو نوٹس جاری ہونے کا حکم ہو گیا ہے۔

اس مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے چوہدری صاحب موصوف بے حد محنت اور کوشش کر رہے ہیں۔ اور تمام احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعاء کرتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجہ عنوان نام سے شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مرتب کی ہے۔ جسے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ نے خاص اہتمام سے شائع کیا ہے۔ چونکہ اس کتاب کی تیاری میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی سیرت خاتم النبیین سے استفادہ کیا گیا ہے۔ نیز خطبات جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ تاریخی واقعات سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ اس لئے کتاب نہایت ہی مفید پیرایہ میں مرتب ہوئی ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ احمدی بچوں اور نوجوانوں کو پڑھائی جائے۔ حجم ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے پونے دو سو صفحات ہے۔ اور قیمت قسم اول ۱۰/ اور قسم دوم ۸/ ہے ۔

وی پی ارسال کر دیئے گئے

حسب اعلان ان اصحاب کے نام جن کا چندہ ۳۰ ستمبر سے ۳۰ اکتوبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اور جن کی طرف سے ۱۰ اکتوبر تک نہ رقم موصول ہوئی ہے اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع۔ وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب کا فرض ہے کہ وہ انہیں وصول فرمائیں۔ کاغذ کی گرانی کے باعث اخراجات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور سخت مالی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ان حالات میں احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی وی پی وصول فرمائیں ان ایام میں بلاوجہ وی پی واپس کرنے والے اصحاب ہماری مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہوں گے۔ انہیں پوری پوری احتیاط کرنی چاہیئے ۔

خاکسار مینجر الفضل

اہم ملکی حالات

فوجی بھرتی کے متعلق لیفٹیننٹ جنرل کی تقریر

دہلی ۱۱ اکتوبر کو لیفٹیننٹ جنرل سر راجر ولسن نے ہندوستان کی فوجی طاقت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ غلط ہے کہ ہندوستانی فوج موجودہ جنگ میں اتنی سرگرمی نہیں دکھا سکتی جتنی اس نے گذشتہ جنگ کے موقعہ پر دکھائی تھی۔ اس وقت تک ۳۰ ہزار فوج ہندوستان سے باہر بھیجی جا چکی ہے۔ اور اتنی ہی اور باہر بھیجی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ جنگ میں اتنے آدمی ہی بھرتی کئے جائیں گے جتنی ضرورت ہے ایک ہزار سپاہی روزانہ بھرتی کئے جایا کریں گے اور جن کا نام درج رجسٹر کیا جائے گا۔ انہیں فی الفور گھر بار چھوڑ کر فوج میں حاضر ہونے کے لئے نہیں کہا جائے گا بلکہ ضرورت کے وقت بلایا جائے گا۔ فی الحال ۵۰ ہزار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ بھرتی کے لئے کوئی خاص پابندی نہیں اور بھرتی کے لئے زیادہ دوڑ دھوپ کی بھی حاجت نہیں۔ بلکہ اخبارات کی وساطت سے بھرتی ہونے والوں کو مطلع کیا جاتا رہے گا۔ بھرتی ہونے والوں کو جب دوبارہ فوج میں طلب کیا جائیگا تو انہیں اپنے ساتھ بھرتی کے سرٹیفکیٹ لانے چاہئیں۔ اس کے بغیر انہیں فوج میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ بھرتی کے معاملہ میں کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم پنجاب کی تازہ تقریر

۱۱ اکتوبر۔ اصلاح دیہات کے دفتر میں ڈائرکٹر پنچایت خواجہ عبد الرحیم آئی سی ایس کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنچایت افسروں کو نصائح کرتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب نے کہا۔ سب سے ضروری بات تو یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو سرکاری افسر نہ سمجھیں۔ بلکہ لوگوں کے خادم۔ مشیر۔ رضا کار سمجھئے۔ جن دیہات میں آپ جا کر کام کریں وہاں آپ کا کام خدمت کرنا ہو۔ لوگوں سے مرغے وغیرہ منگوا کر کھانا نہ ہو۔ لوگ یہ خیال نہ کریں کہ پہلے افسروں کے علاوہ یہ اور افسر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ بلکہ ان کو یہ احساس ہو کہ آپ ان کے افسر نہیں بلکہ خادم ہیں اور ان کو یہ سمجھائیں کہ وہ اپنا مذہب مندروں اور مسجدوں کے اندر اندر رکھیں ایک دوسرے کو بھائی بھائی جانیں اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور تعاون کریں۔

بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق آپ نے کہا۔ سکھ ایک بہادر اور جنگجو قوم ہے پچھلی جنگ میں ان کی کمان میرے ہاتھ میں تھی۔ اس وقت ۴۲ ہزار سکھ فوج میں ہیں۔ اگر آبادی کے تناسب کو دیکھیں تو سکھوں کی تعداد بمشکل ایک ہزار ہو۔ ان کا اس قدر تعداد میں فوج میں شامل ہونا بتاتا ہے کہ یہ جنگجو قوم ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان میں آج کل ایسے لیڈر پیدا ہو گئے ہیں جو فوجی بھرتی سے ان کو روکتے ہیں۔ اگر انہوں نے ان لیڈروں کا کہا مان لیا۔ تو یہ سکھ قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اگر مجھے جنگ میں جانا پڑا۔ تو میں فخر کے ساتھ سکھوں کی کمان ہاتھ میں لینے کو تیار ہو جاؤں گا۔ کیونکہ یہ ایسی قوم ہے جو موت کو کھیل جانتی اور ہر وقت مرنے مارنے پر تیار رہتی ہے۔

فوج میں پنجابی عنصر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ہندوستان کی فوج میں ۶۲ فی صدی پنجابی ہیں نیز کہا۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو مکمل آزادی مل جائے گی۔ موجودہ جنگ ملک گیری کی ہوس کے لئے نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں کبھی اس میں شامل نہ ہوتا اور نہ حمایت کرتا۔

علاوہ ازیں ہمیں ایک اور بھی خطرہ ہے جس کا ہمیں مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جس

کے لئے میں تربیت یافتہ فوج کا ہتھیار اور کیل کانٹے سے لیس ہونے پر زور دے رہا ہوں۔ اور وجہ یہ کہ اگر خدانخواستہ برطانیہ کو شکست ہو جائے تو جاپانی یا روسی ہم پر حملہ کر دیں گے۔ اور پہلے ہم ہوں گے جن پر وار ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب کا جنگ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ پس اپنی عزت کی خاطر۔ ملک کی خاطر اور اپنی حفاظت کے لئے ہمیں لڑنا پڑے گا۔ غلامی کی بہت سی زنجیریں کٹ چکی ہیں انشاء اللہ چند ایک بھی جلد کٹ جائیں گی۔

پنجاب کے سکھ اور حکومت یو۔پی

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اضلاع بلند شہر اور مظفر نگر میں ہندو مسلم کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ بلند شہر میں بہت کم سکھ رہتے ہیں۔ لیکن اس ہفتہ میں بہت سے پنجاب کے سکھ یہاں آگئے ایک جلوس اور ایک سکھ مذہبی کانفرنس میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سکھوں کے اس جلوس پر مسلمانوں کو اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ مقامی حکام نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے جس کی موجودگی میں جلوس نکالنے کے لئے لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہے ایک اطلاع یہ بھی ہے۔ کہ سکھوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ انہیں ۱۴ اکتوبر کو جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ البتہ ان کی درخواست پر کسی آئندہ تاریخ کو غور کیا جائے گا۔ اگر پنجاب کے سکھ حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے داخل ہوئے۔ تو ان کے ساتھ بھی خاکساروں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ سرکاری حلقوں کو توقع ہے۔ کہ حکومت پنجاب اس معاملہ میں دخل دیتے ہوئے اپنے شہریوں کو یو۔پی میں جتھہ بازی کرنے سے روکے گی۔

حکومت ہند کی طرف سے فوجی بھرتی کے متعلق اعلان

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہندوستان کی فوج کا بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جن جماعتوں اور قوموں کو باقاعدہ فوج میں بھرتی نہیں کیا جاتا تھا یا بہت تھوڑی تعداد میں نمائندگی دی جاتی ہے۔ انہیں بھی معقول ملازمتیں مل سکیں گی۔ اس بارہ میں سکیم مکمل ہوتے ہی اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور جو نئے دستے بنائے جائینگے۔ ان کے نام بھی بتا دیئے جائینگے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہندوستان کی باقاعدہ فوج میں بھرتی کے لئے نام درج کرنے کی سکیم پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے نئے طریقہ کے مطابق ۲۵ ہزار اشخاص کو بھرتی کیا جائیگا۔ اور یہ ان علاقوں سے بھرتی کی جائیگی جہاں اب بھی بھرتی ہوتی ہے۔ سارے ہندوستان میں فوجی بھرتی کرنے والے مختلف افسروں کے لئے بھرتی کا تعداد مقرر کر دی گئی ہے۔ یہ افسر اخباروں اور ماتحت افسروں کے ذریعہ لوگوں کو بتائینگے۔ کہ کس تاریخ پر اور کہاں لوگوں کو بھرتی کے لئے اپنے نام درج کرانے کے لئے آنا چاہیئے۔ تمام لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جب تک بھرتی کرنے والے افسر اعلان نہ کریں افسروں کے پاس نہ جائیں۔ جو لوگ اپنے نام درج کرانے کے لئے آئیں گے وہ اپنے نیک چلن کی تصدیق کے لئے بھرتی کرنے والے افسر کے ماتحت کسی افسر کو یا اپنے کسی رشتہ دار کو ساتھ لے کر آئیں۔ اس پر ان کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائے گا۔ اگر اسے بھرتی کے لائق سمجھا گیا تو اس کا نام درج کر لیا جائیگا۔ اور سرٹیفکیٹ دے کر اسے گھروں کو بھیج دیا جائیگا۔ جب بھرتی کرنے والا افسر کسی شخص کو فوج میں بلائے تو اس کو اپنا وہ سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ لانا چاہیئے ورنہ اسے ملازمت میں نہیں لیا جائیگا جن لوگوں کے نام درج کئے جائینگے انہیں سفر خرچ اور الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں دو باتیں اچھی طرح یاد رکھنی چاہئیں۔ اول یہ کہ بھرتی کے لئے نام درج کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں فوراً فوج میں لے لیا جائیگا۔ بلکہ کئی لوگوں کو فوج میں بلائے جانے کے لئے کافی دیر تک انتظار کرنا پڑے گا۔ دوم یہ کہ کسی شخص کو زبردستی اپنا نام درج کرانے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ جس کی اپنی مرضی ہو وہی نام درج کرا سکتا ہے۔

اہم غیر ملکی واقعات

جرمنی کے ناقابل تسخیر ہونے کے متعلق ہٹلر کا دعویٰ

برلن ۱۰- اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر نے ایک تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے جنگ کی طرف اشارہ کر کے اعلان کیا کہ دنیا کی کوئی طاقت فوجی یا اخلاقی لحاظ سے جرمنی پر غالب نہیں آسکتی۔ زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں۔ لیکن جرمنی کو قبضہ میں نہیں لایا جا سکتا۔ اگر دنیا کی طاقتیں آزمانا چاہیں تو آزما کر دیکھ لیں۔ میں نے انتہائی جدوجہد اور دوڑ دھوپ کر کے جرمنی کو معاہدہ وارسائی کے ہلاکت آفرین اثرات سے بچا لیا ہے۔ اب جو کام آگے رہتا ہے وہ اس سے دشوار نہیں ہے۔

سرمائی ریلیف کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا۔ یہ گھریلو قربانیاں میدان جنگ کی قربانیوں کے سامنے ہیچ ہیں۔ اب ایک نئی مضبوط اور طاقتور قوم بروئے کار آرہی ہے۔ جو بیرونی طاقتوں کی جرمنی کے خلاف ریشہ دوانیوں کا قلع قمع کر دے گی۔ ہم نے میدان جنگ میں اپنی تشکیل کا نقشہ تیار کیا تھا جس کی پختگی کا امتحان ابھی میدان کارزار میں کیا جائے گا۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ جرمن قوم اپنی کشتیٔ تقدیر کی ناخدائی آپ کرے اور دنیا کی دولت و ثروت میں اپنا حق طلب کرے۔ ہم نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کہ جنگ نہ ہو۔ لیکن اگر فریق ثانی جنگ پر آمادہ ہے تو ہم کو دنیا کی کوئی طاقت ازلی تقدیر سے باز نہیں رکھ سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہٹلر کی تقریر کا وزیر اعظم فرانس کی طرف سے جواب

پیرس ۱۱- اکتوبر۔ وزیر اعظم فرانس نے کل شام ہٹلر کی تقریر کے جواب میں اپنی تقریر براڈ کاسٹ کی جس کے دوران میں کہا۔ برطانیہ اور فرانس سمندروں کے مالک ہیں۔ اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ سمندروں پر جن کا اقتدار رہا ہے۔ وہی فتح یاب ہوتے رہے ہیں۔ انگلستان صرف اپنے بحری بیڑے سے ہی فرانس کی امداد نہیں کر رہا بلکہ اپنے تنومند نوجوان اور اپنا بہترین سامان حرب بھی بھیج رہا ہے۔ فرانس کے بعض اضلاع میں جس وقت جرمن اپنے وائرلیس کے ذریعہ یہ کہہ کر کہ برطانیہ فرانسیسی خون کی امداد سے جنگ جاری رکھنا چاہتا ہے۔ برطانیہ اور فرانس میں نفاق اور پھوٹ ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ اس وقت جرمن نقیب کی آواز کو فرانس کی سرحد پر برطانیہ کی پلٹنوں اور توپوں نے دبا رکھا تھا۔ اور اس کے بعد بھی کئی دیگر واقعات نے دشمن کے غلط پراپیگنڈا کی تردید کر دی۔ فرانس اور برطانیہ دونوں فتوحات کے خیال سے اس جنگ میں نہیں شریک ہوئے۔ بلکہ ان کو مجبوراً شریک ہونا پڑا کیونکہ جرمنی سارے یورپ پر چھا رہا تھا۔ ہٹلر نے جو تقریر کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں نے پولینڈ کو ختم کر لیا ہے۔ میں مطمئن ہو گیا ہوں۔ آؤ اب جنگ ختم کریں۔ اور تنظیم میں لگ جائیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہم پہلے بھی ایسی باتیں سنتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم نے ہٹلر کی عہد شکنیوں کے واقعات بیان کر کے کہا۔ کہ ہمیں صلح اور امن کی خاطر تشدد اور طاقت کے خلاف جنگ کرنی ہوگی۔ صلح کے لئے دیانتدارانہ گفت و شنید وہی ہو سکتی ہے جو تمام اقوام اور ممالک کے حقوق اور مفاد کے لئے ہو۔ ہم اس وقت تک اپنی شمشیر نیام میں نہیں کریں گے۔ جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ ہر چھ ماہ کے بعد امن اور سکون خطرہ میں نہ پڑے گا۔ ہر فرانسیسی باشندہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ چند ماہ کے بعد اگر انہیں ایسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ جس میں سے وہ آجکل گزر رہے ہیں۔ اور اگر اس وقت اپنی تمام قوتوں کو منتشر کرنے کے بعد انہیں موجودہ جارحانہ اقدام سے زیادہ شدید اقدام کے خلاف جنگ کرنی پڑی تو اس کے ملک کی خیر نہیں۔

ہٹلر کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے موسیو دلادیہ نے کہا کہ جب طاقت کے بل پر اور تشدد کے زور سے ایک قوم کو پامال کر دیا جائے اور ایک ملک کو نقشہ پر سے مٹا دیا جائے۔ تو ایسی صورت میں امن اور صلح کی ضمانت کیا ہو سکتی ہے۔ جب ایک قوم اپنے حتمی وعدوں کے

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہو گا

جس میں

بزرگان و علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیلئے کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی اپنی جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہئے۔ تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جا سکے۔ اشتہار دینے والے اصحاب ابھی سے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہوں گے۔

مینیجر الفضل قادیان